رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۲

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے ″ ـــے

عام خریداران سے ″ ـــہ

ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک (۳۰۹)

فہرست مضامین

بے قراری مسلم - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - - ص۲
تفسیر قرآن ایک پادری کے قلم سے - - ص۳
مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ - ص۵
اہل حدیثوں سے میری درخواست - - ص۷
سوال متعلق رفع الیدین - - - - ص۸
تحریک اہل حدیث موضع محبت پور کھیوہ ص۹
حاجی عبدالرحمن صاحب کا انتقال - - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا؟ - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶ تا ۲۰

67590

بیقراریٔ مسلم

(از ماسٹر محمد شریف صاحب چک ۲۳۸ ع ضلع لائلپور)

جمالِ حسن تو یکبار دیدن آرزو دارم — کلیم آسا بدرگاہت طپیدن آرزو دارم
نوائے نغمۂ وحدت کہ از میرِ حجاز آمد — دریں ہندوستاں اکنوں شنیدن آرزو دارم
ازاں بادہ کہ آید جوش زو مردانِ غازی را — کنارِ آبِ گنگ اکنوں چشیدن آرزو دارم
ز مستیِ مے توحید آں جوشِ جنوں خواہم — قبا و جامۂ خود را دریدن آرزو دارم
نوائے عندلیبِ زار در گوشم ہمے آید — بیا ساقی کہ در گلشن چمیدن آرزو دارم
ہوائے ہند ناساز و دلِ من بیقرار ایں جا — برختِ خود سوئے یثرب چلیدن آرزو دارم
سرت گردم مرا از پیشِ خود اکنوں مراں ساقی — مئے وحدت بجان و دل خریدن آرزو دارم
شریفؔ از حالتِ مسلم دلِ من ایں چنیں نالد
کہ آہِ لالہ گوں از دل کشیدن آرزو دارم

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی بمع حواشی بر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ سائز ۲۲×۲۹/۴ ضخامت ۸۰۶ صفحات۔

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں ۴۔ اگست کے بعد بارش نہ ہونے سے گرمی روز بروز بڑھ گئی تھی۔ ۱۱۔ اگست کو تھوڑی سی بارش ہو جانے سے موسم میں کچھ تغیر واقع ہو گیا۔

—— ۹۔ اگست کو مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں مجلس احرار کی طرف سے جو شہدا لاہور منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی مظہر علی اظہر نے تقریر کرکے احرار کے خلاف جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ دوران تقریر میں دو تین حضرات نے جلسے میں ہلچل مچانے کی کوشش کی جنکو سامعین نے ہی مارا۔

—— امرتسر شہر اور اس کے دیگر مضافات میں بالکل امن ہے۔ کسی قسم کی مذہبی مناقشت وغیرہ نہیں کاروبار بدستور جاری ہے۔

لاہور و پنجاب لاہور میں بھی بالکل امن وامان ہے۔ لاہوری اخبارات پر سے سنسر ہٹا لیا گیا ہے شہر میں صرف گوردوارہ شہید گنج پر گورہ فوج کا پہرہ ہے۔ باقی تمام جگہوں سے پہرے ہٹا لئے گئے ہیں۔ گورنر پنجاب و فنانس ممبر شملہ چلے گئے ہیں۔ باقی ممبران کونسل وغیرہ بھی شملہ جانے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کا دو لاکھ روپیہ خرچ ہو گیا ہے۔

—— لاہور کے لالہ فقیر چند ایم۔ ایل۔ اے صدر پنجاب کانگریس نیشنلسٹ فوت ہو گئے۔

—— موضع بوڑیوالہ ضلع شیخوپورہ میں سکھ مسلم فساد ہونے سے ۱۱ اشخاص زخمی ہوئے۔ وجہ فساد کھیتوں میں بکریاں چرانا تھا۔

—— موکھل ضلع گوجرانوالہ سے ۲۵ ہزار کی چوری ہوئی تھی۔ پولیس نے بڑی محنت سے اس سلسلہ میں پانچ ڈاکو گرفتار اور کچھ مال برآمد کیا ہے۔

—— شملہ میں کثرت بارش کی وجہ سے کئی عمارتیں اور سڑکیں خراب ہو گئی ہیں۔ ریاست چنگا میں ایک مکان گرنے سے ایک کنبہ خاندان نیچے دب کر مر گیا۔

—— حکومت پنجاب نے لیبر ریسرچ سوسائٹی اور اس کی سب کمیٹیوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔

ہندوستان کے حالات ہفتہ مختتمہ ۱۰۔ اگست کو ہندوستان سے ۷۵ لاکھ ۹۱ ہزار ۵۹۷ روپے کا سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔

—— صوبہ آسام میں گذشتہ فروری سے جون تک ۱۹۸۶ اموات صرف ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

—— خان عبد الغفار خان (سرحدی گاندھی) کو بریلی جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انکے وزن میں ۲۵ پونڈ کی کمی ہو گئی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

یہ ہے

کہ اگر آپ کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے تو فی الفور بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو جلد از جلد اطلاع دیں ورنہ

اہلحدیث ۳۰۔ اگست وی پی بھیجا جائے گا

اگر آپ قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع بھی نہ بھیج سکیں تو دفتر سے جب آپ کے نام وی پی بھیجا جائے اسے ضرور وصول کر لیں۔ اگر اسی وقت وصول نہ کر سکیں تو وی پی کا اطلاعی کاغذ لیکر ایک ہفتہ تک ڈاکخانہ میں امانت رکھا دیں۔ مگر اسے واپس کسی صورت نہ کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مدراس کونسل میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔

—— جبلپور میں ۱۲ مسلح ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے ہاں ڈاکہ ڈالا اور ہزاروں روپیہ کا مال لیکر فرار ہو گئے۔

—— جھانسی سے پچاس میل کے فاصلہ پر زمین میں ایک میل لمبا اور دو فٹ چوڑا شگاف پیدا ہو گیا ہے۔

—— ایبٹ آباد سے دو فوجی سکھ رجمنٹ سے رائفلوں سمیت فرار ہو گئے ہیں جنکی گرفتاری کیلئے پانچسو روپیہ انعام مقرر ہوا ہے۔

ضرورت کتب حدیث مترجم کتب خانہ مدرسہ سعیدیہ کے لئے ایک ایک نسخہ صحیح مسلم مترجم اردو و سنن ابی داؤد مترجم اردو، و سنن نسائی مترجم اردو و سنن ابن ماجہ مترجم اردو کی ضرورت ہے۔ جن حضرات کے پاس یہ چاروں کتابیں بغرض فروخت موجود ہوں خواہ وہ کتب فروش ہوں، یا اپنا خاص نسخہ علیحدہ کرنا چاہیں وہ ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

محمد ابو القاسم۔ سعیدہ منزل دارا نگر بنارس سٹی

یاد رفتگان شیخ عبد القیوم صاحب رئیس مئو (الہ آباد) جو مخیر اہل حدیث تھے نوجوانی میں اولاد صغیرہ چھوڑ کر یکایک قضا کر گئے۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب ادا کریں (محمد ابو القاسم مذکور) اللھم اغفرہ وارحمہ

قادیان میں تین زلزلے عنوان ہذا کا اصل مضمون اہلحدیث ۲۔ اگست میں مفصل شائع ہو چکا ہے جسے بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں اشاعت فنڈ سے طبع کرایا گیا ہے۔ تبلیغی انجمنیں و دیگر شائقین حضرات بکثرت منگوا کر تقسیم کریں۔ صرف سات آنہ کے ٹکٹ (۷ محصول ڈاک ۳ امداد اشاعت فنڈ) وصول ہونے پر ایک سو اشتہار بھیجے جا سکتے ہیں۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی پاکٹ بک مجلد جس میں تمام مذاہب پر تنقید کرکے ان کی تردید میں دو دو مثالیں دیکر دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ آج ہی منگا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۶ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

غیر ممالک معلوم ہوا ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا روس کی سیاحت کو جانے والے ہیں۔

—— خوست (وزیرستان) میں ۸۔ اگست کو ہولناک طوفان آنے سے عمارات و مکانات کو بہت نقصان پہنچا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طوفان ۱۰۵۰ میل کے رقبہ میں آیا درختوں کے گرنے سے اکثر راستے ناقابل گذر ہیں۔ جا بجا پرندوں اور حیوانات کی لاشوں کے انبار لگے پڑے ہیں۔

—— فلپائن سے ۸۔ اگست کی اطلاع ہے کہ طوفان سے اٹھارہ سو اشخاص ہلاک اور ہزاروں لوگ خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ ایک چٹان کے گرنے سے پچاس آدمی نیچے دب کر مر گئے۔

مباحثہ گوشت خوری۔ جو ۱۳۲۶ھ میں مولانا حکیم بشیر احمد صاحب وبہا تما تھیا نند جی سماجی کے مابین بمقام اٹاوہ ہوا تھا اور اسمیں اسلام کو فتح کامل نصیب ہوئی تھی۔ [illegible]

[illegible] (۴۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

تفسیر قرآن
ایک عیسائی پادری کے قلم سے

عیسائیوں کی طرف سے قرآن شریف کے متعلق جتنی تصانیف ہندوستان میں پادری فنڈر کے زمانہ سے کچھ عرصہ پہلے تک شائع ہوئیں سب صورتاً و معنیً مخالف تھیں۔ چند روز سے عیسائی پادریوں (جو اسلام چھوڑ کر اُدھر گئے ہیں) کی طرف سے جو تصنیف نکلتی ہے وہ صورتاً موافق اور معناً مخالف ہوتی ہے۔ پہلی روش کی مثال میں بعوت آخری حملہ کے ہم وہ کتاب پیش کرتے ہیں جس کا نام ہے عدم ضرورت قرآن" اس کے مصنف پادری ٹھاکر داس تھے۔ اس کا جواب ہم نے کتاب "تقابل ثلاثہ" (توراۃ، انجیل اور قرآن کا مقابلہ) کی صورت میں دیا۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی کھلی مخالفت اور واضح تردید تھی۔

اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جو صورتاً مخالف نہیں مگر معناً سخت مضر ہے۔ اس کی مثال پادری سلطان محمد خان کی تصانیف "ہمارا قرآن" وغیرہ ہیں۔ جن میں (اپنا نکتہ) دکھایا گیا ہے کہ قرآن شریف کے سارے مضامین کتب سابقہ سے ماخوذ ہیں اس لئے اس کی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب بھی اخبار اہلحدیث میں مرۃ بعد مرۃ دیا گیا۔

آج جس کتاب کا نام زیب عنوان ہے یہ بھی قسم دوم سے ہے جو پادری جے۔ علی بخش صاحب نے لکھی ہے۔ اس میں قرآن شریف کی سورتوں کی تقسیم کی اور مدنی میں کر کے ساری مکی سورتوں کو ایک جلد میں جمع کر کے یکجا کیا گیا ہے

دوسرے حصہ میں شاید مدنی ہونگی۔ ان میں سے ایک ایک سورت کو لے کر کتب سابقہ کے حوالوں سے موافق بتایا ہے۔ اس سے بھی یہی غرض ہے کہ قرآن شریف ان کتب سے ماخوذ ہے۔ مگر جو مسئلہ قرآن اور انجیل (بلکہ بقول مسیحیان ساری بائیبل) میں اختلافی ہے۔ جہاں اس کا ذکر آیا ہے وہاں سے پادری صاحب بڑی عقلمندی سے خاموش نکل گئے ہیں۔ ہم پادری صاحب کی اس عقلمندی کی داد دیتے ہیں۔ مثلاً

سورہ مریم میں حضرت مسیح کی پیدائش اور تعلیم کا مختصر مگر دوسری جگہ کی نسبت مفصل ذکر آیا ہے جس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ
لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ
كُنْتَ تَقِيًّا ○ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ
غُلَامًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ
وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

(ترجمہ) اور (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب رُخ ایک جگہ جا بیٹھیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (یعنی جبرئیل) کو اُن کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر اُن کے روبرو آکھڑے ہوئے وہ (اُن کو دیکھ کر) لگیں کہنے کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں (کہ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) (جبرئیل) بولے کہ میں تو بس تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور) اس لئے (آیا ہوں) کہ تم کو (ایک) پاک طینت لڑکا دوں وہ بولیں میرے ہاں کیسے لڑکا ہو سکتا ہے حالانکہ (نہ تو نکاح کے طور پر) مجھ کو کسی مرد نے چھوا اور نہ کبھی میں بدکار رہی۔ (جبرئیل نے) کہا (جیسا میں کہتا ہوں) ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار

رحمۃ اللعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری۔ جلد اول قیمت دوم ۔ جلد سوم ... (منیجر اہلحدیث)
ہے قیمت عہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا فَحَمَلَتْهُ
فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ○ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ
النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا
مَّنسِيًّا ○ فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ○ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ○ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي
عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي
نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ○ فَأَتَتْ
بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ○ يَا أُخْتَ
هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ○
فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ○
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ○ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا
أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○
وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ
وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ○ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ
الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ○ مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ
إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ
فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ
يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ وَأَنذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○

فرماتا ہے کہ تمہارے ہاں بے باپ لڑکا پیدا کرنا ہم پر آسان ہے اور (ا؛ ۲۱) ہی کو پیدا کرنے سے) غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہم اُس کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی قرار دیں اور دنیا میں ہم اُس کو اپنی رحمت (کا ذریعہ بنائیں) اور یہ بات (ہمارے ہاں سے) فیصل ہو چکی ہے۔ اِس پر مریم کو (آپ سے آپ بیٹے کا) حمل رہ گیا اور وہ حمل لیکر کہیں الگ دُور کے مکان میں ہو بیٹھیں پھر درد زہ اُن کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے پہنچا (اور وضع حمل کیوقت انکو تکلیف ہوئی تو وہ بول اٹھیں) اے کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور دنیا کے پردے کو نابید ہو کر کبھی کی بھولی بسری ہو گئی ہوتی پھر جبرئیل نے (اُس چشمے سے جو) مریم کے تلے (خدا کی قدرت) سے رہ نکلا تھا) اُن کو آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو دپکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ۔ تم پر پکی پکی تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ پھر دمزے سے کھجوریں) کھاؤ اور (چشمے کا پانی) پیو اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو (اور اپنے بچے کو لیکر چلو) پھر (رستے میں) تم کو کوئی آدمی نظر پڑے (اور وہ تم سے پوچھے) تو (تم اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی۔ پھر مریم لڑکے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس لائیں وہ (دیکھ کر) لگے کہنے کہ مریم! یہ تو نے بہت ہی نالائق کام کیا۔ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (تو خلاف خاندان تو یہ کیا حرکت کر بیٹھی) تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو) وہ لگے کہنے کہ ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں (اس پر بچہ) بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھ کو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا۔ اور کہیں بھی رہوں مجھ کو بابرکت کیا اور مجھ کو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں اور (نیز) مجھ کو اپنی ماں کا خدمتگزار بنایا اور مجھ کو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑا کیا جاؤں گا۔ (اے پیغمبر) یہ ہے عیسیٰ بن مریم (کی حقیقت) سچی سچی بات جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ خدا کو شایان نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے وہ پاک (ذات) ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو (لوگو!) اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسیٰ لیکر آئے تھے) پھر (نصاریٰ کے) فرقے لگے آپس میں اختلاف کرنے سو اُن لوگوں کے حال پر افسوس ہے جو کفر کرتے ہیں کہ (اُن کو قیامت کے) بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور میں) حاضر ہونا پڑے گا۔ جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیسے کچھ سنتے دیکھتے ہوں گے مگر اُس وقت تو یہ ظالم (اندھے اور بہرے بنے ہوئے) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو (اُس رنج و) افسوس کے دن (یعنی قیامت کی مصیبت سے) ڈراؤ کہ جبکہ (آخر) فیصلہ کر دیا جائے گا اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ (پارہ ۱۶۔ رکوع)

(۸۱۳) … (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadmuslim.de

اہلحدیث | جو شخص ان آیات کے الفاظ کو سرسری نظر سے بھی دیکھیگا وہ یقین کریگا کہ ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرنا محض اس غرض سے ہے کہ مسیح کی الوہیت کا ابطال ہو اور مسیحیوں کے عقیدہ متضمن الوہیت مسیح کی اصلاح۔ پادری علی بخش صاحب اپنی تفسیر میں ان آیات کے پاس سے بعزت و احترام گزر گئے۔ نہ مسیحی عقیدے کی تائید کی نہ قرآنی فرمان کی تصدیق سے رموز عاشقاں عاشق بداند

ہماری رائے | اسی طرح اور بھی کئی جگہ ایسا ہی کیا ہے۔ پادری صاحب کی نیت تو عیاں ہے کہ قرآن شریف کو کتب سابقہ سے ماخوذ ثابت کر کے ان کا رہین منت بتایا جائے۔ تاہم ہم اس کو بھی قرآنی خدمت جانتے ہیں۔ اور پادری صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کی دوسری جلد بھی جلدی شائع کریں قیمت عہ (ایک روپیہ) ہے۔ ملنے کا پتہ:۔
پادری جے علی بخش لاہور گوال منڈی۔

قادیانی مشن
مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ اور قرآن شریف سے تعلق

(از نامہ نگار)

مرزا صاحب نے جناب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مدظلہ کے اس سوال کے جواب میں کہ "کیوں تمہاری وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس نہیں ہے" نزول المسیح میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس سے اختصاراً اقتباس ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ واضح ہو جاوے کہ مرزا صاحب کو قرآن کریم کے ساتھ کس قدر محبت، عقیدت اور استفادہ کا تعلق تھا۔ اور کیا مرزا صاحب نے جو درجہ پایا اور خدا کو پہچانا اور ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہے یہ قرآنی رہبری اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تھا یا اُس کلام کی برکت کا نتیجہ تھا جو مرزا صاحب پر نازل ہوا؟ سنئے! مرزا صاحب "نزول المسیح" ص۸۹ پر یوں رقمطراز ہیں:۔

"سو اسی طرح میرا حال ہے خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے (نہ قرآن مجید) جس سے میں پیدا ہوا اُس نے مجھے ایک وجود بخشا جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچے کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی اور اسی نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا۔ اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا (نہ قرآن مجید نے) وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ انتہیٰ"

تھوڑی سی کلام کے بعد لکھتے ہیں:۔ (ص۹۸)

"میں کیونکر اس سے انکار کروں اُس نے (میرے الہام نے) تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا۔ انتہیٰ"

پھر ص۹۹ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔ ؎

"دل من برد و الفت خود داد
خود مرا شد بوحی خود استاد"

(میرا دل لے لیا اور اپنی محبت مجھے دی۔ اور اپنی وحی سے خود میرا استاد ہو گیا)

اس شعر میں صاف بتا دیا کہ بلا واسطہ غیرے خدا میرا استاد ہو گیا (غالباً ظلی نبوت کا دعویٰ ابتدا میں تھا) اور ؎ "وحی او را عجب اثر دیدم
روئے آں مہر زاں قمر دیدم"

(یعنی میں نے اس کی وحی کا عجیب اثر دیکھا۔ اس سورج کو (خدا کو) میں نے اُسی چاند (الہام) سے دیکھا)

ان عبارتوں سے بکمال وضاحت عیاں ہے کہ خدا کی معرفت مرزا صاحب کو اپنے الہام سے ہوئی نہ قرآن مجید سے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا ہر بدی سے محفوظ رہنا اور مدارج علیا حاصل کرنے کا باعث صرف اُن کا اپنا الہام ہے نہ قرآن مجید۔ قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ان کی طفیل حصول نبوت کا ادعا صرف مسلمانوں کی تالیف کی وجہ سے تھا جو بعد از رفع ضرورت اصلیت آشکارا کر دی۔

(۳) کیا مرزا صاحب کے مامور ہونے کے وقت قرآن شریف اپنے برہان اور فرقان ہونے کے درجہ سے گر چکا تھا یا اپنی اُسی سابقہ حالتِ نزول پر بحالہ ھدًی للناس درجہ پر قائم تھا۔ اور مرزا صاحب کی بعثت کے وقت نئے و تازہ کلام الٰہی کی ضرورت تھی یا اُس یقین کے حصول کے لئے جو انسانی ترقی اور گناہ سے بچنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے قرآن حکیم ہی کافی تھا۔ سنئے! اس کی تفصیل مرزا صاحب نزول المسیح کے ص۹۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یقین کا ذریعہ خدا کا کلام ہے جو یُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ کا مصداق ہے سو چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے ہیں اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جبکہ قرآن صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے انوار کے ساتھ اترتا تھا۔ اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب، اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں۔ اور تمہارے پاس بغیر لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی قوت سے تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت نہیں اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں۔ تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند معیار تک پہنچا سکتے ہو اور کس طریق سے دشمن کو بتلا سکتے ہو کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانے

کفریاتِ مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی ... (۸۱۳) ... ۱۰، ... اہلحدیث امرتسر

کے لئے اور گناہ سے بچنے کے لئے ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کے پاس نہیں تا وہ انصاف کر کے تمہارے مذہب کا طالب ہو جاوے۔ اس حرکت سے ایک عقلمند کو کیا فائدہ کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھاوے۔ سچائی کو ہر ایک سعید دل لینے کو تیار ہے بشرطیکہ سچائی اپنے نور کو دکھلاوے۔ جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی اور ان کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ صرف پوست ہے نہ مغز۔ اور محض افسانہ ہے نہ حقیقت انتہی" (ص۹۲)

عبارت بالا میں مرزا صاحب نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ گناہ سے بچنے اور خدا پر یقین کرنے اور مینار بلندی تک پہنچنے کا ذریعہ خدا کا کلام ہوتا ہے اور جب تک صدہا نشان اور چمکتے ہوئے انوار مشہودات کے درجہ پر قرآن حکیم کے ساتھ رہے اُس وقت تک قرآن مجید کی رہبری مکمل رہی مگر جب سے وہ نشانات اور انوار درجہ شہود سے اوجھل ہوتے ہوئے منقولی رنگ اختیار کر گئے تو قرآن مجید کی رہبری کمزور ہوتی گئی۔ اب ایسا وقت ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کے نزدیک بجز چند لکھے ہوئے ورقوں کے اور کسی درجہ کا نہیں رہا۔ اس کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہوگئی اور معجزات قصوں کے رنگ میں آگئے تو اب مسلمان بتلائیں کہ کتاب اللہ پر ایسی حالت وارد ہو جانے کے بعد اُن کے پاس کونسی چیز ایسی ہے جو دشمن کے پاس نہ ہو۔ تاکہ دشمن اسلام کا طالب ہو سکے اور عقلمند انسان ایسا نہیں کر سکتا کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھائے یعنی الہامی کتابیں مخالفین کے پاس بھی ہیں۔ وہ کیونکر اپنی کتابیں چھوڑ کر قرآن شریف کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب نے وجوہ بالا بیان کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں رہا۔ صرف قرآن شریف تھا مگر حالات وارده نے اس کو اپنے اصلی درجہ پر نہیں رہنے دیا۔ اور اب وہ صرف چند لکھے ہوئے ورقے ہیں اور بس۔ اس سے ایسا یقین پیدا نہیں کیا جا سکتا جس سے خدا کی طرف وصول ممکن ہو یا

(حاشیہ) آگے دو حوالے الفاظ میں مرزا صاحب کی تردید میں ایک (۱۴۳) بیانات ... کتاب ... حصہ اول ... حصہ دوم ...

جس سے گناہ چھوڑے جا سکیں۔ نیز غور کیجئے کہ مرزا صاحب کے دماغ میں دیگر مذاہب کی کتب اور قرآن شریف کی تشبیہ کے لئے گوبر[1] کے سوا اور کوئی چیز نہیں آسکی؟ قرآن مجید کے اصلی درجہ سے گر جانے کا ذکر مرزا صاحب دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں :۔

"قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے بلکہ سب سے بڑا مگر وہ تم سے بہت دور ہے تمہاری آنکھیں اُسکو دیکھ نہیں سکتیں۔ اور اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہے جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں۔ اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو تو گواہی دے سکتے ہو کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے انتہی" (ص۹۳)

صاف کہہ دیا کہ قرآن مجید کا اب وہی درجہ ہے جو قرآن کے نزول کے وقت تورات کا تھا۔ تورات اُن حالات کی بنا پر جو اُس پر وارد ہوئے ہدایت کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔ مرزا صاحب کے عندیہ میں قرآن بھی اپنے انوار کے پوشیدہ ہو جانے سے اس قابل نہیں رہا کہ اس سے باطنی تقدس حاصل کیا جا سکے۔

(۳) اب خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اور تمام بیماریوں کا علاج مرزا صاحب اس کلام کو بتاتے ہیں جو تازہ بتازہ مرزا صاحب پر نازل ہوا۔ سنئے :۔

"اس لئے قبل اس کے جو تم مرد خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کرے یقین اپنے نوروں کے سمیت آیا کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا۔ مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا انتہی"

(ص۹۵ نزول المسیح)

دوسری جگہ ص۹۵ پر فرماتے ہیں :۔

"غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ انتہی"

ایضاً لکھتے ہیں :۔

"اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان سے اترتا ہے۔ تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے" انتہی ص۹۵

کیا خوب ہی وضاحت فرما دی کہ تم نہیں جانتے کہ میرا الہام جو اپنے نوروں کے سمیت آیا خدا تک پہنچا سکتا ہے اور برکات و یقین کا قفل میری الہام و کلام کی کنجی کے بغیر نہیں کھل سکتا اور میں یہی کہوں گا کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے گواہوں اور نشانوں کی فہرست نزول المسیح کے آخر میں نمبر شمار کے ساتھ آپ نے دی ہے۔ قرآن مجید کے معجزات صرف قصے ہو گئے جو بقول مرزا صاحب ایسے قصے ہندوؤں کے پاس زیادہ ہیں اور قرآن حکیم کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی۔ اب قرآن مجید حسب تصریحات مرزا صاحب نعوذ باللہ مردہ کتاب ہے۔ ہدایت کے قابل وہ زندہ کلام الٰہی ہے جس کے نشانات بھی زندہ ہیں اور مشہود ہیں اور مرزا صاحب پر نازل ہوتا ہے۔

(۴) مرزا صاحب کا الہام تورات، انجیل سے کم نہیں اور نہ قرآن مجید سے اس کا درجہ کم ہے۔ جو شخص اُس کلام کو جو مرزا صاحب پر نازل ہوا اگر تورات، انجیل اور قرآن حکیم سے درجہ میں کم سمجھے تو وہ جھوٹا اور لعنتی ہے۔ چنانچہ نزول المسیح میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنی کرنیں

---

[1] میاں محمود خلیفہ قادیان نے لاہوری مرزائیوں کو روٹی کے اس ٹکڑے سے تشبیہ دی تھی جو گندی روڑی پر گرا ہو اس تشبیہ کو لاہوری جماعت نے بہت برا سمجھا تھا۔ کیا وہ اس (گوبر والی) تشبیہ کو بھی برا جانینگے۔ (شاید) (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

زمین پر چھوڑتا ہے تو اس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکھنے والے کو اس کے نکلنے میں شک باقی نہیں رہتا اور نہ وہ کہہ سکتا ہے کہ کل کا سورج تو یقینی تھا مگر آج کا شکی ہے" صفحہ ۱۰۴

اس سے واضح ہے کہ جس طرح دنوں کی روشنی میں تفاضل نہیں ہوتا۔ اور ہر دن روشنی دینے والا ایک ہی سورج ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی ایک ہے۔ اُس کے الہام اور کلام بھی ایک درجہ پر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ہر ایک دن میں اُسی دن کی روشنی کام آتی ہے نہ اُس سے پہلے دن کی روشنی۔ اسی طرح وہی الہام اور کلام مفید ہوتا ہے جو اُسی وقت کا ہو اور اُس کے نشانات بھی زندہ ہوں اور وہ صرف مرزا صاحب کا کلام ہے نہ قرآن مجید۔

ع آنچہ من بشنوم ز حکم خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچوں قرآں منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم
(نزول المسیح صفحہ ۹۹)

(جو خدا کی وحی میں سنتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اسکو خطا سے پاک سمجھتا ہوں اور قرآن کی طرح اُسکو منزہ جانتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے)

اپنے الہام کو قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھنا مرزا صاحب کے ایمان میں داخل ہے لہٰذا کوئی آدمی صرف مرزا صاحب پر ایمان لاکر مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک مرزا صاحب کے جمیع الہام پر ایمان نہ لائے اور اس کو باقی کتب آسمانی کے برابر نہ سمجھے۔ اور یہ وہی مرزا صاحب ہیں جو مصلحتاً کسی وقت یہ کہتے تھے

ع من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب
(ازالہ اوہام) اور

ع قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
(براہین احمدیہ)

ع من خدا را بدو شناختہ ام
دل بدیں آتشش گداختہ ام
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہانِ خدائے پاک وحید

(میں نے اُسی الہام سے خدا کو پہچانا اور اُسی الہام سے میرا دل جلا۔ خدا کی قسم یہ (میرا الہام) کلام مجید ہے جو خدائے پاک واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے)

"آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
بر کلامے کہ شد بروالقا
آں یقینے کلیم بر تورات
آں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

(وہ یقین جو (حضرت) عیسٰی کو اُس کلام پر تھا جو اُس پر نازل ہوا۔ اور وہ یقین جو (حضرت) موسٰی کو تورات پر تھا اور وہ یقین جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو (اپنی کتاب قرآن پر) میں اپنے الہام پر یقین کرنے میں اُن سب سے کم نہیں ہوں اور جو کم کہے وہ جھوٹا اور ملعون ہے)

جب مرزا صاحب کا الہام تمیع انبیاء کے الہام اور خصوصاً قرآن کریم سے کم نہیں اور اپنے اندر اور ساتھ زندہ نشانات اور انوار اور برکات رکھتا ہے اور دوسری سابقہ کتابوں کے نشانات جب مردہ ہوگئے اور ان کے معجزات قصوں کے رنگ میں آکر محض فسانہ کی صورت اختیار کر گئے اور اُن کا درجہ صرف چند لکھے ہوئے ورقوں سے زیادہ نہ رہا ہو اُن کی اعجازی قوت دنیا سے مستور ہوگئی ہو تو پھر انصاف سے بتائیے کہ ہدایت پانے کے لئے کیا صرف وہی الہام اور کلام معین نہیں ہوگا جس میں فضائل مذکورہ تازہ موجود ہوں۔ اور وہ حسب تصریح مرزا صاحب وہی زندہ کلام ہے جو اُن پر ہی نازل ہوا۔ جب وہ نازل ہوتا ہے تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے۔

دراصل مرزا صاحب الہامات کی مستقل کتاب رکھتے ہیں اور مستقل نبوت کے دعویدار ہیں۔ باقی ظل، بروز اور امتی نبی ہونے کی پیچیدگیاں دقیق اور دورانی کیفیتیں ہیں جو حصول مقصد کے لئے عوام الناس کے سامنے رکھ کر اُن کی وحشت اور اضطرار کو رفع کرنے کے واسطے پیش کی گئیں۔

چنانچہ نزول المسیح صفحہ ۹۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

ع آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(ہر نبی کو جو جام دیا گیا مجھے وہ سب جام پوری طرح دئیے گئے۔ ہر نبی میرے ہی آنے سے زندہ ہوا ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے)

کیا یہ وہی درجہ نہیں جو تمام مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں ع
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اہل حدیثوں سے میری درخواست

امید ہے کہ آپ ضرور منظور فرمائینگے

ایک وقت تھا کہ جماعت اہل حدیث کے افراد میں اس قدر اتحاد تھا کہ ہر شخص دوسرے کا دلی خیرخواہ تھا۔ افراد کم تھے لیکن آپس میں دلی محبت رکھتے تھے۔ دور دور سے سفر کرکے ایک دوسرے کو ملتے تھے۔ غرض حدیث المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضاً کے پورے مصداق تھے۔ لیکن اب حالات نے اتنا پلٹا کھایا ہے کہ نہ وہ محبت ہے نہ ہمدردی نہ وہ کشش ہے۔ یہی سبب ہے کہ ترقی رفتار کی اب پہلے کی طرح نہیں۔ اس لئے میری گذارش اور درخواست ہے کہ احباب آپس میں صحیح اسلامی الفت پیدا کریں۔ نصیحت سے کام لیں، نفاق اور تنازع سے احتراز کریں۔ نیک دلی اور صاف گوئی سے ایک دوسرے کی اصلاح المومن مرآۃ المومن کا یہی مطلب ہے۔ اور اُسی چیز کو نظرانداز کرنے سے یہ ساری مصیبتیں رونما ہو رہی ہیں جن کی اصلاح آپ چاہتے ہیں۔

خاکسار عبداللہ اہل حدیث
از گوجرانوالہ (پنجاب)

حیات طیبہ۔ سوانحعمری مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ
قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

البرامکہ۔ خلیفہ ہارون رشید کی زندگی کے حالات (۱۵) اور مشہور واقعات۔ قیمت ۶؍ (دفتر اہلحدیث)

سوال متعلق رفع الیدین

(از مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی ضلع شیخوپورہ)

کسی سائل نے اخبار اہلحدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء میں دریافت فرمایا ہے کہ

"آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، امام حسن، امام حسین امام زین العابدین، شیخ عبد القادر، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیا، امام غزالی رضوان اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟"

جواب (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع و اذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما و فی روایۃ البیہقی فما زالت تلک صلوٰتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی نماز شروع کرتے وقت اپنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی رفعیدین کرتے۔ اور بیہقی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہونے تک رفعیدین سے نماز پڑھتے رہے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ موطا امام محمد۔ تلخیص الجیر۔ جزو رفع الیدین علامہ سبکی صک)

(۲) عن ابی بکر الصدیق انہ کان یصلی ھکذا یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع۔ وقال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یفعل مثل ذلک۔ رواہ البیہقی وقال رواتہ ثقات۔

یعنی خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز شروع کرنے اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ بھی میری طرح رفعیدین عند الرکوع کیا کرتے تھے۔ (تلخیص الجیر۔ مسند احمد۔ بیہقی جلد ۲ ص۷۳۔ جز رفع الیدین علامہ سبکی صک)

(۳) خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے۔ انہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر و اذا رفع راسہ من الرکوع۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمیشہ رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دار قطنی۔ بیہقی جلد ۲ ص۷۴۔ جز رفع الیدین بخاری۔ جز رفع الیدین علامہ سبکی صلے)

(۴) خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دیکھو جز رفع الیدین علامہ سبکی ص۹)

(۵) خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا ان اللہ یامرک اذا تحرمت للصلوٰۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت و اذا رفعت راسک من الرکوع فانھا صلوٰتنا و صلوٰۃ الملئکۃ الذین فی السموات السبع۔ کہ اے محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو اور رکوع کرو اور رکوع سے سر اٹھاؤ تو رفعیدین کیا کرو۔ بیشک میں بھی اور ساتوں آسمان کے فرشتے بھی رفعیدین کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (تفسیر کبیر۔ بیہقی جلد ۲ و تنویر ص۹)

(۶) امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت علی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ لہٰذا وہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔

(۷) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ۔ کہ نماز کے شروع اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کرنی چاہئے اور خود بھی کرتے تھے۔ (غنیہ ص۹)

(۸) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا رفعیدین کرنا ثابت نہیں۔

(۹) امام شافعی اور احمد بن حنبل اور امام مالک رفعیدین کے عامل تھے۔ (دیکھو ترمذی ص۳۶ و جز رفع الیدین علامہ سبکی ص۱۱ و میزان شعرانی جلد ۱ ص۱۲۹)

(۱۰) خواجہ معین الدین چشتی و نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہما کا حال مجھے معلوم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

(۱۱) حضرت امام غزالی کا رفع الیدین کرنا تو اظہر من الشمس ہے۔ (احیاء العلوم)

غرضکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب رفعیدین فی الصلوٰۃ کے عامل تھے۔ لم یستثن منھم واحد۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح من احد منھم ترکہ۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح عن احد منھم ترکہ۔ اور کسی صحابی سے ترک رفعیدین صحیح ثابت نہیں ہوا۔ اسیطرح تابعین میں سے بڑے بڑے اکابر، سعید بن جبیر، عطا ابن رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبد العزیز، نعمان بن ابی عیاش، حسن بصری، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، عبد اللہ بن دینار، نافع، ابن مبارک وغیرہ سب کے سب نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے (جز رفع الیدین علامہ سبکی ص۱۱)

(۱۲) وذھب الاوزاعی والحمیدی و جماعۃ غیرھما الی انہ واجب وانہ یفسد الصلوٰۃ بترکہ۔ (جز رفع الیدین علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ ص۱۱)

بلکہ امام اوزاعی اور حمیدی اور ایک ائمہ کی جماعت تو اس بات کے قائل ہیں کہ رفع الیدین واجب ہے اور اس کے ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ جب تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفعیدین

(الماعون۔ ماعون الرشید کے عہد کے واقعات (۸۱۶) نسخے حالات۔ قیمت ۶ (منیجر اہلحدیث))

ahmadimuslim.de

کرتے رہے اور آپ نے حکم بھی دیا (صلوا کما رأیتمونی اصلی) کہ جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی اسی طرح پڑھو۔ پھر جو شخص آپ کی طرح نماز نہ پڑھے اور آپ کے امر کی اطاعت نہ کرے اس کی نماز کس طرح ہو سکتی ہے

(۱۳) سائل صاحب کا یہ لکھنا کہ فلاں فلاں بزرگ رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟ ٹھیک نہیں بلکہ سائل کو صرف یہ سوال کرنا چاہئے تھا کہ آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟ یا زیادہ سے زیادہ اتنا پوچھ سکتے تھے کہ صحابہ کرام نے کس طرح کیا؟ باقی بزرگان دین میں سے کوئی کرے یا نہ کرے ہمیں کیا ہم تو صرف اس بات کے قائل ہیں سہ

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اور قیامت کو بھی یہی سوال ہوگا کہ تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز ادا کی یا نہیں؟ یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ فلاں بزرگ کی طرح پڑھی یا نہ پڑھی اللہ تعالیٰ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تحریک اہل حدیث موضع محبت پور کھیوہ

اور

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

موضع محبت پور کھیوہ ضلع گجرات پنجاب میں ایک چھوٹا سا قصبہ دریائے جہلم کے عین جنوبی کنارے پر جلالپور جٹاں کے بالمقابل واقع ہے۔ جس کی آبادی دو اڑھائی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اگر اس روشنی کے علمی زمانہ میں کوئی جاہل سے جاہل طبقہ رسومات بد کا پابند بجز اقوام پیشہ مسلمانوں کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ اس قصبہ کی تین چوتھائی مسلمانوں کی آبادی ہے جو قدیم سے لیکر عہد حاضر تک بڑی سختی سے غیر شرعی امور کی پابند اور تعلیم سے حد درجہ متنفر ہے۔ شعائر اسلامی کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں مگر پیروی چودھویں صدی کے پیروں فقیروں کے دین کی کرتے ہیں۔ رسول اکرم کے دین کی بنا جن پانچ اصول پر قائم ہے۔ برخلاف اسکے یہ چوری زنا، اغوا، جھوٹ، کشت و خون پانچ اصول کے معتقد ہیں۔ متبعین اسلام صرف مسجدوں میں جاکر عبادت کرتے ہیں مگر ان کی سجدہ گاہیں کئی ایک اور بھی ہیں۔ بیت اللہ کے پیروکار سال بھر میں صرف ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج اور مدینہ منورہ کی زیارت کرتے ہیں اور یہ سال میں کئی حج مختلف مقامات پر کر آتے ہیں۔ مقلدین میں چار امام مانے جاتے ہیں مگر ان کے نزدیک ہر وہ شخص قابل تقلید ہے جو خاندان سادات سے تعلق رکھتا ہو، امی ہونے کے باوجود علم التعویذ سے واقف ہو تسخیر کا ماہر ہو، جلب زر کے تمام اصول بخوبی جانتا ہو، فنا فی النساء ہو، قرآن بالتفسیر پڑھنے سے منع کرتا ہو، اور ہر ایک مسئلہ کی تردید صرف اس ایک کلمہ سے کہ "ایسا کہنے اور کرنے والے وہابی ہیں" کر سکتا ہو، پکی روٹی، نجات المومنین، احوال الآخرۃ اور قصص الانبیاء کا حافظ ہو، قرآن و حدیث کا مخالف لیکن ملفوظات اور فقہ کا پابند ہو، "کلو واشربوا" کے فلسفہ کو مدنظر رکھتے ہوئے پابند صوم و صلوٰۃ نہ ہو، خصوصاً رزق، اولاد، شادی وغیرہ دنیاوی مشکلات کا مشکلکشا ہو، اور اس کا مشن صرف نذر و نیاز لینا، حاضری عرس کی تاکید کرنے، سجدہ تعظیم کرانے، اہل قبور کی پرستش کرنے تک محدود ہو، اور اس طرح نبیوں ولیوں، بزرگوں کی تعلیم کی مکمل طور مخالفت کر کے ان کی پوری پوری روح آزادی کر سکتا ہو، حتیٰ کہ بوقت ضرورت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کے مسائل میں مناسب ترمیم و تنسیخ کر سکتا ہو۔

آپ حیران ہونگے کہ ایسے کفرستان میں دین حق کا کیونکر ظہور ہوا۔ میں قارئین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے کچھ مختصر بیان کرتا ہوں وہو ہذا۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ بہت پہلے ایک متبع سنت خاندان نے یہاں آکر نزول اجلال فرمایا۔ اس خاندان کے مشہور عالم حضرت قاضی محبوب عالم صاحب گزرے ہیں۔ مولانا نعمان صاحب مرحوم بھی اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ جو یہاں سے ہجرت کر کے جہلم میں جب سکونت پذیر ہوئے تھے۔ مولانا غلام رسول صاحب موضع ترڈ والے اور مولوی برہان الدینؒ صاحب بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم نے اس گاؤں کے مسلمانوں کو اپنے پند و نصائح سے صراط مستقیم پر لانا چاہا اور مدتوں سر توڑ کوششیں کرتے رہے لیکن یہ تیرہ دل انسان ہرگز اصلاح پذیر نہ ہوئے اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم الخ کے مخاطب ہم ہی ہیں۔ آخر ناچار موصوف ان کو ان کے اپنے حال پر چھوڑ کر موضع دیونہ ضلع گجرات چلے گئے اور وہاں جاکر "دین الٰہی" کی تبلیغ شروع کر دی اور گاؤں کے گاؤں کو متبع سنت بنا لیا۔ اور کامیابی کے بعد عین عروج کے زمانہ میں جبکہ گلشن سنت بہاروں پر تھا داعی اجل کو لبیک کہا۔ خداوند کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

محبت پور کے افراد اہل حدیث ان کے بعد ان کے ایک شاگرد رشید فدائے سنت ابو الفضل میاں اللہ دین "چھبر حق گو" کے بھی مرہون منت ہیں جنہوں نے مرتے دم تک اشاعت توحید اور اعلائے حق کو نہ چھوڑا۔ اور جماعت کے لئے ایک شاہراہ عمل چھوڑ گئے اور اپنے استاد قاضی صاحب مرحوم کے اثر کو حین حیات تک دائرہ احباب و خویش میں محفوظ رکھا۔ رحمہ اللہ علیہ

اب قاضی صاحب کے خاندان سے مولوی محمد ظفر اللہ صاحب کھیوہ میں اور محمد نذیر حسین صاحب جہلم میں باقی ہیں اور بذات خود متبع سنت ہیں لیکن ان کے عہد میں حلقہ اشاعت وسیع نہیں ہوا۔ اور شرک و بدعت

ے خاتمہ مرزائیت پر ہوا۔ (اہلحدیث)

خورشید صداقت۔ اسلام کی خوبیاں اور مسائل مخصوصہ (کی ضرورت ۲۸ م) قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

زور پکڑ گیا۔ فسق و فجور کے دروازے ایک دفعہ پھر کھل گئے۔ اور سب مرد و عورت، جوان بوڑھے ننگے ہو کر ایک ہی حمام میں نہانے لگے۔ عالم نما جاہل پیر دل اور داڑھی منڈھے فقیروں نے جب میدان خالی پایا تو ڈورے ڈال ڈال کر ان بچاروں کو پھانس لیا اور متاع دین و دنیا لوٹ کر چلتے بنے۔ اس بیکسی اور ابتری کی حالت میں غیرت حق جوش میں آئی اور چند شیدایان رسول کے دلوں میں اتباع سنت کی تڑپ پیدا کر دی۔ ان میں مولوی عزیز احمد صاحب پہلے مبلغ ہیں جنہوں نے توحید کی اشاعت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ موصوف مسلمانوں کو پابند قرآن و حدیث بنانے کے نہایت ہی مشتاق ہیں۔ تقریر پُر تاثیر اور طریقہ تبلیغ نہایت عمدہ پایا جاتا ہے۔ بہت آدمی ان کے پند و موعظت سے متاثر ہو کر راہ راست پر آچکے ہیں۔ اس دعوت حق کو سب سے پہلے لبیک کہنے کا شرف موضع کھرڈانوالہ اور کرڑوں میں چوہدری سردار خان کو حاصل ہے چونکہ مولوی صاحب تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس لئے میدان تبلیغ خالی ہے اور خطرہ ہے کہ ضعیف الاعتقاد پھر لوٹ نہ جائیں اور جماعت آیندہ ترقی نہ کر سکے اس وقت میاں سلطان احمد (جو کہ ایک بزرگ ولی اللہ میاں محمد موسم علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہیں) چوہدری مراد بخش، چوہدری بگنے خان گاؤں میں موجود ہیں۔ اور حتی الوسع جماعت کی ہر ممکن امداد کر رہے ہیں مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن بھاگو وال اور حافظ خوشی محمد صاحب سکنہ کالیو والی اسی جماعت کے سرگرم کارکن ہیں۔ مگر اپنے اپنے گاؤں میں دین حق کی اشاعت کرتے ہیں اور اس طرح یہاں کے آدمیوں کو بدستور رشد و ہدایت کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ "سردار اہل حدیث" کا فرض ہے کہ وہ گاہ بگاہ اپنے مبلغ اس طرف روانہ فرمائیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا انسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ رمضان میں اہل حدیثوں کو صرف مسجد میں آٹھ تراویح پڑھنے سے ہی نہیں روکا گیا بلکہ مکان پر پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ مگر شیدایان رسول نے بالکل ہمت نہیں ہاری اور ثابت قدم رہ کر مخالفین کی مدافعت کی ہے۔

اس مقام پر ماسٹر محمد شفیع صاحب مدرس کھیوہ کا بھی نام لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ماسٹر صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے گاؤں میں آٹھ تراویح علی الاعلان پڑھنے کی ابتدا کی۔ اور امامت کا سہرا میاں صاحب عبدالکریم کے سر ہے جنہوں نے مخالفین کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کی ملازمت و امامت کو ترک کر دیا۔ میاں صاحب قابل ہونہار نوجوان ہیں۔ اور جماعت کے لئے بہت کچھ مفید ثابت ہوں گے۔

اب اس جماعت کے سرپرست اعلیٰ، فلک توحید کے روشن ستارے میاں روشن الدین صاحب ڈرائیور کی تحریک سے منشی فضل الدین احمد چھبر آمادہ ہوئے ہیں کہ آیندہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے جماعت اہل حدیث کے لئے ایک مسجد اور درسگاہ کی بنیاد رکھیں اور توحید کی نشر و اشاعت کے بہترین ذریعے فوراً عمل میں لائیں۔ منشی صاحب کا مدت سے خیال تھا لیکن جماعت کی اقلیت و انتشار ہمیشہ مانع تکمیل رہی۔ خداوند کریم ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ جماعت کی بہت سی امیدیں ان سے وابستہ ہیں۔ اور جماعت کی زندگی کا انحصار ان ہی دو مکرم ہستیوں پر ہے۔

آخر میں "سردار اہل حدیث" اور برادران اہل حدیث کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس وقت اپنی اس نادار اور بیکس جماعت کی ہر طرح امداد فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور تعمیر مسجد اور درسگاہ کے لئے حسب توفیق زراعانت سے مدد کریں اور پنجاب کے ایک چوتھائی مسلمانوں کو اس ذریعہ سے قعر مذلت و ضلالت سے بچا لیں۔ یہ بہت سا علاقہ علماء اور مخیر اصحاب کی توجہ و اعانت کا مستحق ہے۔

سیکرٹری انجمن اہل حدیث محبت پور کھیوہ
ضلع گجرات (پنجاب)

حاجی عبدالرحمن صاحب کا انتقال

افسوس صد افسوس کہ بنارس مدن پورہ کے مشہور تاجر پارچہ جات زری بنارسی فرم حاجی تاج محمد حاجی عبدالرحمن کے مالک اور جماعت اہل حدیث کے سردار جناب حاجی حافظ عبدالرحمن صاحب کا طویل علالت کے بعد بتاریخ ۶ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ بروز سہ شنبہ ۹ بجے صبح انتقال ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت پکے دیندار صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، نہایت خوش اخلاق، کریم النفس، بڑے مہمان نواز، سراپا انکسار تھے۔ مرحوم مہمانان بے نوا کی خدمتگذاری خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے۔ مرحوم مذہب اور قوم کے سچے خادم اور غمگسار تھے۔ آپ کے انتقال سے نہ صرف جماعت اہل حدیث بلکہ عام مسلمانان بنارس کا ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ مرحوم مذہبی اور قومی معاملہ میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ بنارس کے ہندو مسلم فساد کے موقع پر آپ ہی کی ذات سے مدن پورہ میں امن قائم رہا اور جب ہندو دکانداروں نے کھانے کی رسد بند کر دی تو آپ ہی نے غلہ وغیرہ کا انتظام اپنے کو خطروں میں ڈال کر نہایت حسن و خوبی سے کر دیا۔ زلزلہ بہار کے موقع پر ایک معقول رقم فراہم کر کے مزلزلہ مقاموں پر ایک امدادی وفد بھیجا۔ آپ علم دوست اور علماء کے بڑے قدر دان تھے۔ آپ نے زر کثیر صرف کر کے مدرسہ کی ایک نہایت شاندار عمارت تیار کرائی۔ ابھی ایام علالت میں مدرسین و طلباء کی اقامت کے لئے ایک وسیع عمارت قریباً ۱۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے خرید کی۔ آپ ہی کی وجہ سے بنارس کے اہل حدیثوں کے لئے عیدگاہ کی ایک نہایت وسیع زمین خریدی جا چکی نیز آپکا ارادہ تھا کہ اپنی مسجد کی توسیع اور مدرسہ کو چندہ سے ہمیشہ کے لئے مستغنی کر دیں افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی ورنہ اس کی تکمیل بھی آپ ضرور فرماتے۔ کچھ جائداد مدرسہ کے متعلق کر دی ہے۔ دینی علوم کے ساتھ آپ مروجہ تعلیم کے بھی حامی تھے۔ چنانچہ مسلم ہائی اسکول کو جو نزع کی حالت میں تھا۔ انتقال سے چند روز پہلے ایک کافی رقم دے کر اسکے استحکام کی صورت قائم کر دی۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان در تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اور خود امام سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا تاریخ مدینہ طیبہ میں فرماتے ہیں:۔

ومنھا اجتناب الانحناء للقبر عند التسلیم قال ابن جماعۃ قال بعض العلماء انہ من البدع ویظن من لا علم لہ انہ شعائر التعظیم واقبح منہ تقبیل الارض للقبر اذ لم یفعلہ السلف الصالح والخیر کلہ فی اتباعھم ومن خطر ببالہ ان تقبیل ابلغ فی البرکۃ فھو من جھالۃ وغفلۃ لان البرکۃ انما ھی فیما وافق الشرع واقوال السلف وعملھم قال ولیس عجبی ممن جھل ذلک فارتکبہ بل عجبی ممن افتی بتحسینہ مع علمہ بقبحہ ومخالفتہ لعمل السلف۔ استشھد لذلک بالشعر انتہی قلت وقد شاھدت بعض جھال القضاۃ فعل ذلک بحضرۃ الملاوزاد علیہ وضع الجبھۃ کھیئۃ الساجد فتبعہ العوام ولا حول ولا قوۃ الا باللہ انتہی صواعق ص۱۲۳

یعنی اور منجملہ ممنوعات کے قبر کے واسطے سلام کے وقت جھکنا ہے فرمایا ابن جماعہ نے کہ بعض علماء نے اس کو بدعت کہا ہے۔ اور جو شخص بے علم ہے وہ اس کو تعظیم کے طریقوں میں سے خیال کرتا ہے اور اس سے زیادہ برا قبر کے پاس کی زمین کو چومنا ہے۔ کیونکہ اس کو سلف صالحین نے نہیں کیا ہے اور تمام بھلائیاں سلف صالحین کے اتباع میں ہیں اور جس کے دل میں یہ وسوسہ گذرا کہ زمین کو بوسہ دینا زیادہ برکت کا سبب ہے تو یہ اس کی جہالت اور غفلت کی وجہ سے ہے کیونکہ برکت انہیں چیزوں میں ہے جو شرع اور سلف کے اقوال اور ان کے اعمال کے مطابق ہوں فرمایا کہ مجھے تعجب اس سے نہیں ہے جو بوجہ اپنی جہالت کے اس نے کیا بلکہ تعجب اس سے ہے جو باوجود اس عمل کے قبیح ہونے اور سلف کی مخالفت کے اس کی تحسین پر فتویٰ دیتا ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے بعض جاہل قاضیوں کو حضرت ملا صاحب کے سامنے اس فعل کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور پیشانی رکھنے کو مثل سجدہ کرنے والے کے اس نے زیادہ کیا پھر دیکھا دیکھی عوام نے اس کا اتباع کیا ولاحول ولا قوۃ الا باللہ انتہی!

نیز علامہ سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا جلد اول صفحہ ۳۴۹ میں فرماتے ہیں:۔

"بنی عمر بن عبد العزیز علی ذلک البیت ھذا البناء الظاھر وعمر بن عبد العزیز زحادلان یتخذہ الناس قبلۃ تخص فیہ الصلاۃ من بین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد وقال اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد الحدیث وقال العلامۃ زعفرانی رحمہ اللہ وضع الید علی القبر ومسہ تقبیلہ من البدع التی تنکر شرعاً وروی عن انس بن مالک رای رجلاً وضع یدہ علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ وقال ماکنا نعرف ھذا علیٰ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد انکرہ مالک والشافعی واحمد اشد الانکار (صواعق ص۱۲۳)

یعنی ہاتھ رکھنا قبر پر اور بوسہ دینا بدعت ہے جس پر شرع میں انکار کیا گیا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا تو اس کو منع کیا اور فرمایا کہ ہم اس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جانتے بھی نہ تھے۔ اور تحقیق اس فعل کا امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے بڑی سختی کے ساتھ انکار کیا ہے۔ انتہی:

پس الحمد للہ کلام اکابر ائمہ امت خصوصاً امام سید سمہودی مسلمہ مولوی نعیم الدین سے حسب تصریح احادیث وائمہ دین کے سخت انکار ثابت ہوا کہ پیشانی رکھنا اور چومنا قبر کو مانند ہیئت سجدہ کے ہے اور بمشابہت خصوصیات خانہ کعبہ بیت اللہ الحرام و حجر اسود کے تقرباً و تعظیماً قبروں پر غلاف پردے ڈالنا بوسہ دینا ہاتھ سے چھونا منجملہ عادات یہود و نصاریٰ کے جن پر قبور انبیاء علیہم السلام کو سجدہ گاہ بنا لینے پر لعنت فرمائی گئی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر دعا فرمائی کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ پوجی جاوے ورنہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تنبیہہ کسی غیر مسلم کے لئے تھی نہیں بلکہ مبتدعین گور پرستوں مدعیان توحید و محب نبوی کے لئے یہ تنبیہات ارشاد ہوئیں۔ ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ یعنی اور جو اس میں اندھا رہا وہ آخرت میں اندھا اور راستہ سے بھکا رہا:

پس یہ سب امور باعث گمراہی اور مآل شرک کے ہیں کسی اثر صحابی اور معتمد امام سے ثابت نہیں لہذا کما حقہ تقویۃ الایمان کی تائید و تصدیق واضح ہو گئی اور مولوی نعیم الدین کے انکار و بہتانات کی قلعی کھل گئی۔ اور مزید تفصیل اس کی مولوی نعیم الدین کے جواب میں گذر چکی جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

قول ص۱۹۰ و ص۱۹۱ ۔"تقویۃ الایمان میں انہیں شرکیات کے سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے:۔ اس کے کنوئیں (کے پانی) کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں) (تقویۃ الایمان ص۳۰) ظالم نے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر استعمال کرنا کہاں سے شرک بنا دیا جو بات بے دلیل من گھڑت ہے اور چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے جن کا ثبوت شریعت میں موجود ہے اور جن کی تعلیم دی گئی ہے ان کنوؤں کی زیارت کے لئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے جن سے حضور نے پانی پیا، طہارت فرمائی، مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں

[illegible] (۸۱۹) [illegible]

ahmadimuslim.de

پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے۔ اب تقویۃ الایمان والا کس کو شرک کہیگا۔

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ جسکو حضور پہنتے تھے اس کو بیماروں کے لئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھودن سے بیماروں کو شفا حاصل ہو۔ تقویۃ الایمان والا تو بزرگوں کے کنوئیں کے پانی کا بطور تبرک استعمال کرنا بھی شرک کہتا تھا یہاں ملبوس شریف کا غسالہ تبرک ہے۔ خلاصۃ الوفا ص۹۳ مشکوٰۃ شریف ص۱۹۵ وص۳۷۴۔ ملخصاً بلفظہٖ:

اقول - وباللہ التوفیق بصدق الیقین یہ محض مولوی نعیم الدین کا کذب وافتراء عامیانہ جہل۔ عناد ہے جس میں ہرگز سچائی کا شمہ تک نہیں کہ تقویۃ الایمان میں اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک جان کر پینا وغیرہم شرک ہے معاذ اللہ منہ۔ جھوٹے مفتری پر حق تعالیٰ کی ہزاروں بلکہ لاکھوں لعنت۔ جس پر کھلی دلیل یہ ہے کہ خود ہی اس کو بریکٹ میں لکھا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں) اور نسبت مولانا شہید مرحوم کی طرف کیا گیا اگر یہ فی الواقع تقویۃ الایمان میں ہوتا تو بریکٹ میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی یہ محض مغالطہ وفریب دہی عوام کے لئے کیا گیا۔ اس پر مولانا شہید مرحوم کو ظالم بتا کر ان کا کیا بگاڑا خود اپنا ہی ٹھکانا جہنم میں بنایا۔

اب ناظرین بانصاف چشم حق بین سے ملاحظہ فرمادیں کہ تقویۃ الایمان ص۹ میں تو خصوصیات کعبہ معظمہ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے اس کے کنوئیں (زمزم) کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا، بدن پر ڈالنا، آپس میں بانٹنا غائبوں کے لئے لے جانا وغیرہم۔ چنانچہ احادیث میں زمزم شریف کی خصوصیت کے بہت فضائل وارد ہیں۔ صحیح بخاری پارہ ع۱۳ ص۲۴۴ میں روایت ہے۔

"فقال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ (زمزم) بدعوۃ ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی آب زمزم برکت دعا ابراہیم علیہ السلام ہے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۶ ص۲۲۴ میں مرقوم ہے۔ قال ابن بطال وغیرہ اراد البخاری ان الشرب من ماء زمزم من سنن الحج وفی مصنف عن طاؤس قال شرب نبیذ السقایہ من تمام الحج۔ یعنی فرمایا ابن بطال وغیرہ نے ارادہ کیا امام بخاری نے کہ پینا آب زمزم کا منجملہ سنن حج کے ہے۔

اور مصنف میں حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا پینا شربت سقایہ زمزم کا منجملہ پورا ہونے حج کے ہے۔

نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۶ ص۲۲۳ میں مرقوم ہے۔ وفی المستدرک حدیث ابن عباس مرفوعاً ماء زمزم لما شرب لہ رجالہ موثوقون۔

اور سنن ابن ماجہ شریف ص۵۶۶ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول زمزم لما شرب لہ۔ یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی زمزم کا ہر اس کام ومقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جاوے۔ یعنی جس مطلب کے لئے پیا جاوے وہی مدعا حاصل ہو۔ شفا کے لئے پیو تو شفا ہو پناہ کیلئے پیو تو پناہ ملے۔ پیاس کے لئے پیو تو پیاس بجھے۔ حاشیہ ابن ماجہ میں امام سراج الملک بلقینی رحمۃ اللہ سے منقول ہے زمزم شریف حوض کوثر سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ع۱۵ ص۵۵۴ میں مرقوم ہے۔

فغسل قلبی فی روایۃ مسلم فاستخرج قلبی فغسل بماء زمزم وفیہ فضیلۃ ماء زمزم علی جمیع المیاہ قال ابن ابی جمرۃ وانما لم یغسل بماء الجنۃ لما اجتمع فی ماء زمزم من کون اصل مائھا من الجنۃ ثم استقر فی الارض فارید بذلک بقاء برکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الارض۔ یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج واقعہ شق صدر میں فرمانا) پس غسل دیا گیا میرے قلب کو روایت صحیح مسلم میں ہے پس نکالا گیا میرا قلب پھر دھویا گیا آب زمزم سے۔ اور اس میں فضیلت ہے آب زمزم کی تمام پانیوں پر کہا ابن ابی جمرہ نے اور سوائے اس کے جو نہیں غسل دیا گیا جنت کے پانی سے اس لئے کہ اجتماع آب زمزم کی اصل جنت کے پانی سے ہے پھر ٹھہرایا گیا زمین میں پس مادہ کیا گیا اس کے ساتھ باقی رہنے برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین میں۔

سنن ترمذی شریف جلد اول ص۱۲۳ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انھا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ۔ یعنی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا زمزم کو غائبین کے لئے مدینہ طیبہ لے جایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لے جایا کرتے تھے۔

علیٰ ہذا حدیث میں وارد ہے کہ تپ جہنم کی بھاپ ہے تم اس کو آب زمزم سے بجھاؤ رواہ احمد وابن ابی شیبۃ وابن حبان فی صحیحہ۔ روئے زمین پر کوئی کنواں زمزم سے بہتر نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان بسند حسن علی ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ فرمایا مومن اور منافق میں یہ فرق ہے کہ مومن خوب تن کر کھینچکر پیتے ہیں جس سے کوکیں بھر جاتی ہیں اور منافق تن کر نہیں پیتے۔ حدیث مرفوع ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے بہتر پانی روئے زمین پر زمزم کا پانی ہے اس میں طعام طعم شفاء سقم ہے۔ یعنی کھانے کا کام دیتا ہے بیماری کو دفع کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواتہ ثقات وابن حبان فی صحیحہ۔ اطباء کا مقولہ ہے کہ کوئی پانی قائم مقام غذا نہیں ہوتا۔ مگر یہ حدیث شریف مولوی نعیم الدین جیسے طبیب یونانی احمقانی کے مقولہ کو رد کرتی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب ابتدا اسلام میں مکہ مکرمہ آئے ان کے پاس کچھ کھانا نہ تھا ایک مہینہ تک زمزم شریف پیتے رہے ایسے توانا فربہ ہو گئے کہ پیٹ میں شکنیں پڑ گئیں رواہ مسلم وغیرہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب زمزم پیتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تجھ سے علم نفع

ahmadimuslim.de

کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا

(فتاویٰ کے ناکافی ہونے سے اس مضمون کو جگہ دی گئی (مدیر)

کون نہیں جانتا کہ کوئٹہ میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے اس نے اس علاقے کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ تمام اخبارات میں اس کے متعلق مضامین لکھے جا چکے ہیں مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کسی اخبار میں اس زلزلہ کو آسمانی بلا خدائی قہر اور گناہوں کی سزا سے تعبیر نہیں کیا ہے۔ کیوں نہ ہو موجودہ تعلیم، سائنس اور الحاد نے موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے خیالات پر اس قدر گہرا اثر کیا ہے کہ وہ اصل حقیقت سے بالکل ناآشنا ہو چکے ہیں۔ دیندار طبقے اور علماء کرام سے اگر کوئی درست کلمہ اس کے متعلق نکل جاتا ہے تو عوام ان پر آوازے کستے ہیں۔ میں اپنے تمام دیندار اہل حدیث بھائیوں کی خدمت میں پر زور الفاظ میں ملتجی ہوں کہ وہ ان الفاظ پر غور کریں اور اپنے دیگر اہل حدیث بھائیوں تک یہ آواز پہنچا دیں کہ کوئٹہ کے زلزلہ کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں

ہر برے کام میں اہل کوئٹہ تمام حدود سے تجاوز کر گئے تھے۔ شرم و حیا، عفت و عصمت، امانت و دیانت، رحم و شفقت، عدل و انصاف سے ان لوگوں کے ذہن خالی ہو چکے تھے۔ مگر ان کی بجائے سینما اور ناٹک ہوس آباد ہو رہے تھے، مسجدیں ویران اور بت آباد ہو رہی تھیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر زنا، لواطت، شراب نوشی، قمار بازی، دھوکہ، مکر، فریب، جور و ظلم، شرک و الحاد ان لوگوں کی زندگیوں کے پروگرام میں جزو لاینفک کا درجہ حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے عذاب نے اس سرزمین کو عبرت کے لئے منتخب کیا۔ اور اس کو تباہ کر کے دکھا دیا۔ تاکہ اسکے دیکھنے اور سننے والے خدا کی نافرمانیوں سے باز رہ کر مطیعانہ زندگیاں بسر کریں۔

اب کئی الحاد پرست یہ اعتراض کریں گے کہ یورپ کے بعض شہروں میں کوئٹہ سے زیادہ عیاش اور بدکار لوگ آباد ہیں اور خاصکر لندن میں جملہ عیوب، کوئٹہ سے کئی گنا زیادہ ہیں تو پیرس یا لندن سے زیادہ اس کا مستوجب کوئی اور علاقہ نہ تھا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب دنیا میں نافرمانوں کو سزا دینی چاہتا ہے تو ان بستیوں میں سے جس کو چاہتا ہے ہلاک کر دیتا ہے تاکہ دوسروں کو وہاں سے عبرت حاصل ہو۔

دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ کوئٹہ میں کئی ایک نیک انسان بھی تھے، سینکڑوں کی تعداد میں نمازی بھی تھے۔ کئی ایک حامل قرآن بھی ہونگے۔ بہت سے پیر اور صوفی منش بھی تھے تو کیا وجہ ہے کہ کوئٹہ پر عذاب نازل ہوا اور لندن یا پیرس جو منبع ام الخبائث ہے اب تک ویسے کا ویسا ہی ہے، تو اس کا جواب صرف اس قدر ہے کہ کوئٹہ کے جملہ عیوب کو اہل کوئٹہ دیکھ کر دل میں برا نہیں مانتے تھے۔ ان سب نیک لوگوں کی نیکیاں اپنی ذات کے لئے تھیں اپنی نیکیوں کا اثر ان لوگوں نے دوسروں تک نہیں پہنچایا نہ ہی بروں کو ان کی بدی سے منع کیا اور نہ ہی ان کے برے افعال کو دل میں برا جانا۔ اس لئے ان کا نیک ہونا ادنےٰ درجہ کے مومن سے بھی کم تھا۔ وہ اپنے خیال میں سب کچھ تھے مگر خدا کی نظر میں کچھ بھی نہ تھے۔

کہا جاتا ہے کہ کوئٹہ میں رات کے تین بجے زلزلہ آیا تھا اور جو لوگ صبح اٹھتے اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جانے کی خوشی میں نیند کے مزے لے رہے تھے ہمیشہ کے لئے تہ خاک سلائے گئے۔ یہ منظر بے حد ہولناک اور بھیانک معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی سنت ایسے ہولناک عذابوں کے لئے شروع سے ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن پاک کی آیت سے معلوم ہوتا ہے:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآىِٕلُوْنَ

ترجمہ:۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے جو احکام نازل ہوئے ہیں ان پر چلو اور اسے چھوڑ کر اور کارسازوں کے پیچھے نہ دوڑتے پھرو۔ افسوس تو یہ ہے کہ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سوئے پڑے تھے۔

بہرحال کوئٹہ کا زلزلہ ایک عذاب آسمانی تھا جو دنیا والوں کو خدائے قدوس کی نافرمانی سے ڈرانے آیا تھا۔ اگر ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی خوف و ہراس ہے تو ہمارا فرض ہے کہ سب سے پہلے ہم ذاتی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے بعد اپنے اپنے متعلقین کی امداد کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ رہیں

صوفی محمد عالم خادم مسجد جامع اہل حدیث
میانہ پورہ سیالکوٹ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

فجزاہ اللہ خیرا الجزاء۔

خدا کے فضل سے آپ کے ورثا سے خلف الصدق اولاد ذکور مولوی عبدالاحد و مولوی عبدالمتین و عبدالحق ہیں۔ یہ تینوں صاحبان فی الحقیقت سرلابیھم کے صحیح مصداق ہیں۔ ان لوگوں سے پوری امید ہے کہ اپنے والد مرحوم کی روش کو اختیار کر کے انکی روح پر فتوح کو شاد کام فرماوینگے۔ خداوند عالم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا سچا جانشین بنائے آمین۔

دعا ہے کہ رب العزت مرحوم کے خاندان کو دین و دنیا میں ہمیشہ بامراد و باعزت رکھے

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

قاری احمد سعید مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ
مدن پورہ بنارس۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

اہلحدیث | اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ کی دعوت جو بنارس میں دی گئی تھی مرحوم کی علالت کی وجہ سے نہ ہوسکا۔ مرحوم کی تعریف میں ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ اہل حدیثان بنارس حافظ عبدالرحیم مرحوم کے انتقال سے یتیم ہو کر حاجی عبدالرحمن کی حیات میں گویا چچا کے زیر سایہ تھے۔ اب وہ سایہ بھی نہ رہا انا للہ! استدعا ہے کہ ناظرین اہلحدیث (مدیر) مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور خلوص دل سے دعاء مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ

متفرقات

ہمدرد توجہ فرمائیں اخبار اہلحدیث اپنی خدمت میں بتائیدہ تعالیٰ برابر قدم زن ہے۔ تنیس سال کے عرصہ میں کوئی قدم اس کا توحید وسنت کی ترویج میں پیچھے نہیں رہا۔ مگر اس کے ہمدردوں کی رفتار مختلف رہی ہے اگر ہمدرد بھی اس کی اشاعتی امداد میں ایسے ہی چست رہیں تو مقصد پورا ہو جائے۔ امید ہے ہمدردان "اہلحدیث" جدید خریدار بنانے پر توجہ قلبی فرمائیں گے۔

العدل حنفی اخبار "العدل" گوجرانوالہ ماہ جولائی کے شروع سے نہیں آیا۔ عرصہ سے مزمن مرض میں مبتلا تھا خدا جانے ختم ہو گیا یا عارضی التوا ہے۔ منیجر العدل اگر بغرض اشاعت اطلاع بھیجیں تو درج کی جاوے گی۔ بلحاظ اسلامی شرکت کے ہماری دعا ہے خدا اسے زندہ رکھے

اچھی تجویز ہے ہمارے مکرم مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاڈلی پنجاب میں مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی تکلیف محسوس کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ پنجاب کے کل مسلمان مجتمع ہو کر حفاظت حقوق کی انجمن قائم کر کے سب اہل اسلام سے چندہ لیں۔

تجویز معقول ہے مگر اس ہفتہ کے لاہوری روزانہ اخبار دیکھ کر ممدوح کی نظر بھی اس آیت کی طرف منعطف ہو گئی ہوگی۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى (ھداھم اللہ)

خریداران کوئٹہ زلزلہ کوئٹہ میں ہر آدمی اپنے تعلق داروں کے فکر میں مغموم تھا۔ دفتر اہلحدیث کے تعلق دار اس کے خریدار تھے۔ جن کی بابت بذریعہ اخبار بار بار دریافت کیا گیا۔ الحمد للہ سب خیریت سے ہیں صرف منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات کی اطلاع نہیں آئی۔ گو اہلحدیث برابر جاتا ہے اور واپس نہیں آتا۔ امید ہے موصوف اپنی خیریت سے سرفراز فرمائیں گے۔

نوٹ مرزائی جماعت کے کئی آدمی مر گئے اور اہلحدیث کے خریدار سارے سلامت رہے۔ قاعتبروا یا اولی الالباب۔

شہادۃ القرآن والخبر علیٰ بشریۃ خیر البشر قرآن مجید میں توحید کے بعد حضرات انبیاء کرام خصوصاً سرور انبیاء علیہم السلام کی بشریت جیسی صاف اور صریح الفاظ میں منصوص اور مصرح ہے اس سے زیادہ کوئی مسئلہ مصرح نہیں مگر مسلمانوں کی بدقسمتی کہیں یا جلاء ذہنی نام رکھیں بشریت رسول سے انکار کرنے لگے ہیں۔ یہ رسالہ ایسے منکروں کے جواب میں ہے خدا مصنف کو جزائے خیر دے۔ قیمت ۳ر۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی محمد اکبر۔ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان (پنجاب)

حیات مسنونہ

مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی نے "حیات مسنونہ" تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ مخیر اصحاب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر۔ فی صدی بغرض تقسیم دس روپیہ عـــہ

(منیجر اہلحدیث امرت سر)

نوبت مرزا مرزا صاحب قادیانی کے متعلق مضامین متفرقہ از قسم پیشگوئیاں وکذبات وغیرہ پر بحث کی گئی ہے قیمت قسم اول ۱ر قسم دوم ۱۲ر۔ پتہ یہ ہے۔ ایس۔ ایم۔ خالد۔ وزیر آباد (پنجاب)

مسلم گزٹ کلکتہ کلکتہ کے اہل توحید مسلمانوں نے ملی ضروریات کے ماتحت روزانہ اخبار جاری کیا ہے جو بڑی آب و تاب سے چلتا ہے۔ قیمت سالانہ للعہ۔ پتہ۔ منیجر مسلم گزٹ کلکتہ

حضرت محمد رسول اللہ گذشتہ ربیع الاول میں شہر قصور میں سیرت النبی کے جلسہ کے موقع پر مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔اے (امرتسری) سب جج قصور نے سرور کائنات کی سیرت پر ایک پر اثر اور مفید لیکچر دیا تھا جسے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرایا گیا ہے۔ ار محصول ڈاک بھیجنے پر پتہ ذیل سے مفت حاصل ہو سکتا ہے۔ ملک خدا بخش ایڈووکیٹ قصور

مجسمہ رحمت (جس میں آیہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی تفسیر مختلف پہلوؤں سے نظم میں بطور مسدس کے لکھی گئی ہے۔ ۸/۲۲×۲۰ کے ۱۵۲ صفحات کتابت طباعت معمولی۔ قیمت ۸ر پتہ حافظ شیر محمد محوی مصنف مجسمہ رحمت متصل پولیس اسٹیشن انبالہ شہر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ مؤلفہ مولوی ابوعبد الجلیل محمد جمال صاحب امرتسری۔ سائز ۸/۲۲×۱۸۔ ضخامت ۸۸ صفحات۔ کتابت طباعت درجہ اوسط قیمت ۶ر محصول ڈاک ۱ر پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اس کتاب میں نماز کے متعلق ہر قسم کے مسائل عام فہم پیرایہ میں درج ہیں۔ تمام دعاؤں کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔

ضرورت دعا خاکسار کا خالہ زاد بھائی عبد الرشید ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں عرصہ تین سال سے ملازم ہے بفضلہ کنفرم ہو چکا ہے اب مستقلی کے لئے اس کے کاغذات وغیرہ افسران بالا کے پاس گئے ہوئے ہیں تمام ناظرین سے خصوصاً ملتمس ہوں کہ اسکے حق میں مستقل ہو جانے کی دعا فرمائیں۔ (قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت مولوی نور محمد صاحب ساکن امرتسر عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا رہے ہیں آج کل انکے گھٹنوں میں درد ہے۔ چلنے پھرنے کی بجائے صاحب فراش رہتے ہیں۔ ان کی جانب سے تمام ناظرین کی خدمت میں عموماً اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی، مولانا محمد منیر خان بنارسی و مولانا عبد العزیز صاحب مظفر پوری کی خدمتمیں خصوصاً التماس ہے کہ انکے لئے دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک۔

ایضاً خاکسار کچھ عرصہ سے بمرض جریان سخت تکلیف میں ہے۔ ناظرین میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۶۷۸)

ایضاً راقم بھی عرصہ سے مختلف امراض کا شکار ہو رہا ہے

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

لاہوری مطلع پہلے سے مکدر تر

ایک مثال کسی بادشاہ نے اپنے دشمن کے مقابلے میں ایک جرار فوج بھیجی کہ قلعہ فتح کر کے آئے گی۔ سوء اتفاق سے اسے کامیابی نہ ہوئی بادشاہ اور ارکان دولت اس فکر میں تھے کہ رپورٹ سن کر اس شکست کی تلافی کریںگے۔ وہ فوج ایسی ناشائستہ تھی کہ واپسی کے وقت راستے ہی میں آپس میں لڑکر کٹ مری۔ ناظرین غور کریں کہ وہ بادشاہ اور اس کا ملک کیسا بدنصیب ہوگا۔

اس سے زیادہ بدنصیب پنجاب کے مسلمان ہیں (خدا ان کے حال پر رحم کرے) عرصہ تین سو سال سے ایک مسجد المعروف مسجد شہید گنج لاہور میں سکھوں کے قبضے میں تھی جو اپنی شکل و صورت میں ہو بہو کھڑی تھی۔ سکھوں نے اسے گرا کر اپنے عقیدہ مطابق مکان بنانا چاہا۔ مسلمانوں کو جوش آیا۔ حکومت نے سکھوں کا قبضہ صحیح تسلیم کر کے ان کی حفاظت کے لئے مسجد کے اردگرد فوجی پہرا لگا دیا۔ ادھر مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر شاہی جامع مسجد سے غول کے غول نعرہائے تکبیر لگاتے ہوئے مسجد مذکور کی طرف چلے۔ راستے میں روکے گئے فوج نے گولی چلائی۔ مسلمان بے کسی کی حالت میں گولیوں سے شہید ہوئے کئی زخمی ہوئے (غفر اللہ لہم) پھر عوام کیا کرتے کچھ لیڈروں کو حکومت نے جلاوطن کر دیا۔ باقی رہنماؤں میں اختلاف اغراض کے ساتھ اختلاف رائے ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم پبلک کا غول واپس آگیا اور جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ جس کو اخباری اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ امن امان ہو گیا۔ سکھوں نے مسجد گرا دی اور مکان بنانا شروع کر دیا۔ انا للہ!

تعصب کا برا ہو لاہور کے آریہ اخبار۔ ہاں وہ آریہ جن کا اصول ہے کہ ہمیشہ سچ بولو اور سچ ماننے کو تیار رہو۔ انہوں نے آج تک جتنے مضامین لکھے ان میں جو کچھ حق گوئی کی اور حق پسندی کا نمونہ دکھایا اس کے متعلق اتنا ہی بتانا کافی ہے کہ مسجد کو مسجد لکھنا بھی انہیں گوارا نہیں ہوا کبھی "مسجد نما" کبھی "بشکل مسجد"۔ اور اگر مسجد لکھا بھی تو نشان مقولہ ڈال کر یوں لکھا "مسجد"۔ جس سے ان کے دل کا حال معلوم ہوتا تھا کہ وہ سکھوں کی حمایت میں یہاں تک تلے ہوئے ہیں کہ مسجد کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ حالانکہ سکھ اس سے منکر نہیں تھے۔ سکھ اس لئے اس مسجد کو اپنی ملک جانتے تھے کہ قبضہ دراز کی وجہ سے عدالت مجازنے ہم کو دی ہوئی ہے۔

خدا کی شان انہی دنوں میں ہندو قوم کو یہ بدلہ ملا کہ سکھوں نے سوپور (کشمیر) میں ایک مندر پر حملہ کر دیا کہ یہ ہمارا گوردوارہ ہے۔ یہ ہے ناحق پسندی کا معاوضہ۔

خیر اس سکون کے بعد مسلمانوں میں اختلاف شدید ہوا۔ ایک پارٹی دوسرے کو ایک لیڈر دوسرے کو ملامت کرنے لگا۔ زبانی نہیں بذریعہ اخبارات اور اشتہارات یہ ہنگامہ بےتمیزی دیکھ کر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اخبار "زمیندار" لاہور مورخہ ۳۔ اگست میں ایک بسیط مضمون ناصحانہ صورت میں شائع کرایا۔ جسکو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا صاحب موصوف نے آنسوؤں کے پانی سے اس کو لکھا ہے۔ افسوس اس کا بھی اثر وہی ہوا جو بخار کی تیزی میں کونین کا ہوتا ہے۔ لاہوری اخبار تو اس قدر کھل کھیلے ایک دوسرے پر بیدھڑک کیچڑ پھینکنے لگے۔ احرار پارٹی نے بھی اپنے نقطہ نظر کے لحاظ سے ایک اخبار "مجاہد" جاری کیا جو فریق ثانی کے جوابات نظم و نثر میں دینے کو میدان صحافت میں نمودار ہو گیا۔ اب زمیندار، سیاست اور مجاہد کی مثلث متساوی الاضلاع مسلمانوں کے قلوب پر آرے چلا رہی ہے۔ ایک دوسرے کی مذمت اور رازہائے مخفیہ صادق یا کاذبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ زمیندار میں ایک نظم لکھی گئی جس کی سرخی مع چند اشعار یوں ہے:-

احرار کا جنازہ مولانا حبیب الرحمٰن لودھیانوی
اور چودھری افضل حق کی اسلام فروشی کے
کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
اسلامیوں کے خون سے چلے کھیلنے ہولی
احرار کو پھر آج لکھیں نہ کیوں اشرار
پنجاب کے احرار ہیں اسلام سے بیزار
الیٰ آخرہ (زمیندار ۱۰۔ اگست ۳۵ء)

اس کے جواب میں ایک نظم "مجاہد" میں نکلی ہے جس کی سرخی مع نمونہ اشعار حسب ذیل ہے:-

قوم کا جنازہ مولانا ظفر علی خان کی اولاد پرستی
اور اختر علی خان کی عیش پرستیوں کے
کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
مرزا سے موالات ہے احرار سے بیزار
اور اس پہ یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کا اخبار
اخبار کہاں یہ تو ہے اسلام کا غدار
کھاتا ہے مسلمان ادھر سینے پہ گولی
موٹر میں ادھر نکلی زمیندار کی ٹولی
اسلامیوں کے خون سے چلی کھیلنے ہولی
کیوں ڈوب کے مرتا نہیں لے اختر بدکار
اخبار زمیندار ہے اسلام کا غدار
الیٰ آخرہ (مجاہد ۱۱۔ اگست ۳۵ء)

برادران! یہ ان اعیان کا نمونہ ہے جو کل ہی قادیان کے جلسے میں دوش بدوش بیٹھے تھے۔ آج یہ کیفیت ہے جس کا مظاہرہ اوپر مذکور ہوا (انا للہ!)

دوسری طرف قادیانی پارٹی جو انگریزی مثل ڈیوائڈ اینڈ رول اور فارسی مصرعہ سے

دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

کے معنی خوب جانتی ہے۔ وہ بھلا ایسے موقع پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیسے خاموش بیٹھی رہتی۔ اس نے ظاہری اور باطنی طور پر وہ ہاتھ مارے کہ بلحاظ وقت شناسی کے ان کو شاباش کہنے کو جی چاہتا ہے۔

نتیجہ اس مکروہ جنگ کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ اہل اسلام مجموعی حیثیت سے ذلیل اور شرمندہ ہیں اور خود غرض اپنی اغراض پوری کرنے میں کوشاں ہیں

فلیبک علی الاسلام من کان باکیا

معذرت اس مکروہ جنگ کی وجوہات ہمیں معلوم ہیں مگر ہم ان کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ تاکہ ہم بھی کسی پارٹی میں نہ سمجھے جائیں ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

اللھم الف بین قلوبنا وانصرنا علیٰ عدوک وعدونا۔

رپورٹ ماہواری

واعظین آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

(۱) مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی نے بمقام بھوانی پور، کپورتھلہ، جالندھر، ہوشیار پور، ڈھلوان امرتسر، پٹی، مومن آباد ضلع لاہور کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی نے مقام خان پور سیداں۔ چک ۱۳۵ ٹھٹھ پالیاں بھینی اللہ داد۔ چاہ احمد والہ۔ ڈائرہ، چاہ ٹانیوالا مظفر آباد، چاہ ملانزانوالہ، بستی قصاباں، شیر شاہ، بستی بوہر، چاہ عبد العزیز والہ شاہکوٹ، کریوالہ ضلع مظفر گڈھ و ملتان کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے سری نگر اور اس کے مضافات کشمیر میں دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبد الرحمن صاحب واعظ فرخنگری نے مقام سٹھیہ، سیانہ ضلع بلند شہر، چاند پور، صدر الدین نگر، نجیب آباد ضلع بجنور، مراد آباد، بادلی ٹانڈا، لالپور رام پور اسٹیٹ، رتن پور ضلع مراد آباد گڈھ، باؤ گڈھ، بکسر، دیانگر، مظفر نگر کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی رشید احمد صاحب واعظ نیمکاوی گورگانوی نے مقام راجولی، دیواکری ریاست الور، جھانڈا، سیکری جنجار، شکراوہ، نیمکا، لغوری، اندانہ، لیوڑا، اکانہ، راونکا، علاقہ بھرتپور و گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی عبد المجید صاحب واعظ گورگانوی نے مقام ساکرس، رینالہ، کھینچاتاں، اوغرا، خان محمد پور، ہوکا، رٹھیٹھ، الال پور، دیولا، بی بی پور، کنجیر، گھڑا والی، ٹونکا، کم ریڑہ ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام نگلہ کنجاں، متھرا، ترادڑہ، ڈوڈولی، نیٹھڑہ، جُڑہرہ، بونواڑی، گنگیکا، جیوت، لوہینگا، اودلکا، سمراری باس، نتہ برہ، علاقہ بھرت پور و گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبد المجید صاحب واعظ باکر آبادی مالدہی نے مقام باڑوا نگا، ونت پور، شاہ زاد پور، سیعد پور، دیل پور، بھینس بلتھانی، بودمیہ، اٹل پڑا، پانڈواجار، نیما سرائے، شاہ پور، موچیہ، سری بھوجا ضلع مالدہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی بہرام صاحب آنزیری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات میں دورہ کیا۔

(محمد امین نائب ناظم (سکرٹری) اہل حدیث کانفرنس۔ دہلی)

سمال ٹاؤن کمیٹیوں کا نظم و نسق

۱۹۳۳ء کے آغاز میں صوبہ پنجاب کے اندر ۱۱۴ سمال ٹاؤن کمیٹیاں کام کر رہی تھیں۔ ان میں سے دو یعنی کھنہ (لدھیانہ) اور ترن تارن (امرتسر) کو میونسپلٹیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور نیاز بیگ (لاہور) کی سمال ٹاؤن کمیٹی کو توڑ دیا گیا۔ اس طرح پنجاب میں ان کمیٹیوں کی تعداد ۱۱۴ سے گر کر ۱۱۱ ہو گئی۔ ان کمیٹیوں کی کل آبادی پانچ لاکھ کے قریب تھی۔

۷۰۹ ممبروں میں سے ۵۶۳ منتخب شدہ تھے۔ ۸۰ غیر سرکاری اور ۳۱ سرکاری پریزیڈنٹ تھے جو سب اب منتخب شدہ تھے۔ سال کے دوران میں ۴۹ سمال ٹاؤن کمیٹیوں میں عام انتخابات وقوع پذیر ہوئے۔ ۲۵۲ میں سے ۱۶۰ نشستوں کے متعلق مقابلہ عمل میں آیا۔ اگرچہ ان جملہ انتخابات میں مقابلہ شدید تھا۔ لیکن نہ کوئی ابتری پھیلی۔ اور نہ کسی انتخابی جرم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

آمدنی اور خرچ سمال ٹاؤن کمیٹیوں کی کل آمدنی جس میں پچھلے سال کا بقایا بھی شامل ہے۔ سال ماسبق کی نسبت بقدر ۴ ہزار روپے کے زیادہ یعنی ۴۴۴۲۰۱۲۰ روپیہ تھی۔ آمدنی کی سب سے بڑی مدات کرایہ، ٹرمینل ٹیکس۔ شخصی قصباتی محصول اور جائداد کا قصباتی محصول تھیں۔

ظاہری نتیجہ یہ ہے کہ کمیٹیاں واجب الوصول رقوم کی ادائیگی میں پابندی پر زور نہیں دیتیں۔ سمال ٹاؤن کمیٹیوں کے لئے یہ ایک خوشخبری ہوگی کہ آیندہ سمال ٹاؤن اور دیگر ایکٹوں کے ماتحت جرمانوں سے جو آمدنی ہوگی اس کو صوبجاتی محاصل میں شامل کرنے کی بجائے مقامی فنڈوں میں داخل کیا جائیگا جس سے ان کی آمدنی میں کافی اضافہ ہو جائیگا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاوڈرڈ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اُردو ایڈیشن۔ یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جد و جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ مؤلفہ ومترجمہ ملک عبد القیوم بی۔ اے (علیگ) بیرسٹر ایٹ لاء۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) (ملنے کا پتہ) دفتر اہلحدیث امرتسر

قرآن کے آئینہ میں مسلمانوں کی موجودہ تباہی کی روشنی (۸۲۴) اور اس کا علاج۔ قیمت ۴/ (مجلد) (دفتر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۵/۱۲

طلاء ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (سے ؎ر)

(ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

۲۰/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۸۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں لیچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رو ہے، ککرے، انکھ جھینی، پرانی لالی جالا، پھلی، پھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ بیشہ موتیوں، وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

مومیائی

۴۵/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ؎ے۔ پاؤ بھر ؎ے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

(۸۲۵)

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل

"مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی در بھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں" (۲۰۔ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ

"اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا

"آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید معلوم ہوتی ہے ۶ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳۔ جولائی ۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمتمیں جائیگا مکمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ، حنا، مشک حنا، خس، چنبیلی، موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲؍ - عہ - عہ؍ - ۸؍ - سے - صہ تک۔ روح خس فی تولہ ۸؍ - ؎ے - صہ - روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ؍ - ۸؍ - ؎ے - للعہ - صہ - ؎ے - فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یوپی)

ناظرین کرام

۲۹

آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بے پرہیزی ہوجائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہوجائے تو معدہ بہت ہی خراب ہوجاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہوجانا کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپکو چاہئے کہ ہماری مشہور ہردلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت صرف عہ فی ڈبہ محصول ۵ وزیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرمادیں جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی سادہ و رنگین چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ (منیجر پریس)

ahmadimuslim.de

سرمہ نورالعین ۱۲/۷

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/

منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ضرورت ہے ۱۲/۱۳

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درس گاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت (منیجر)

تمام دنیا میں بے مثل ۴۳/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۸۲۶)

قابل دید کتابیں

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان امام ابن تیمیہؒ کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب۔ اصلی اور نقلی اولیاء ومشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے مکاروں کے بیشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنیدؒ، حضرت بایزید بسطامی، حضرت ابوسلیمان دارانیؒ وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے۔ مثلاً معجزات، کرامات، معیار نبوت عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسیٰؑ سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت ۸/

حسین و یزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہؓ کا معاملہ تیرہ سو برس سے مسلمانوں کے سامنے ہے مگر آج تک صاف نہیں ہوا اگر آپ کو تاریخ اسلام کے اس سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ کی پوری تحقیق منظور ہے تو یہ رسالہ پڑھئے ناممکن ہے کہ آپ مطمئن نہ ہو جائیں۔ قیمت ۵

مناظرہ ابن تیمیہؒ بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ خود شیخ کے قلم حقیقت رقم نے یہ رسالہ مرتب فرمایا ہے۔ جس کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵

سیرت امام ابن تیمیہؒ مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر انقلاب لاہور۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم و تربیت تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلاء و مصیبتیں۔ جہاد بالسیف۔ مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور۔ قیام دمشق قید اور وفات۔ عام اخلاق اور تصانیف۔ حضرت امام اور بعد کا دور۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۹/

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید (مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ) اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بمبئی۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر دکھا دیا ہے کہ شرک کے ادنےٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ حجم ۱۴۸ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۱۲/

ادب العرب مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان کی صرف و نحو کو نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے کہ مبتدی کو بالکل سہولت ہو گئی ہے۔ قیمت ۴/

عربی بول چال مصنفہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری۔ عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۱۲/

شرح اصول اکبری (عربی) مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرائے میں بیان کیا ہے کہ ایک غبی طالب علم بھی کماحقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قابل دید طبی کتاب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرت سری)

کلیدِ حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پا تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشارات، انذارات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہٗ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے۔ اس طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعدہٗ ساڑھے آٹھ سو سے نایاب نسخہ جات ٹٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام بہ نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ

مجربات جیلانی } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں۔ کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد عہ (ایک روپیہ) مکمل عمہ

نشاطِ زندگی } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں اور متعدی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہایت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہو سکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرما کر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ

مجربات کانفرنس } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطباء کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بعد نسل ان کے سینوں میں مقفل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کر کے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا میں اکثر اطباء کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت بے جلد عا۔ مجلد عہ

مسیحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سردول گڑھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالانشین کے مصداق ہیں۔ کتاب ہذا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ قیمت صرف ۸؍

بہارِ شباب } یہ کتاب مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب کے والد بزرگوار حکیم محمود احمد خان مرحوم کی کتاب ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ حکیم صاحب نے اپنے خاندان کے اور اپنے تجربہ شدہ نسخہ جات جو صدیوں سے سینہ بسینہ چلے آتے تھے رفاہ عام کے لئے بلا بخل درج کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی کے رشتہ کا اصلی اور صحیح مطلب کیا ہے۔ کن باتوں سے وہ خاوند کی فرمانبردار اور کن باتوں سے نافرمان اور دشمن ہو جاتی ہے، مواصلت کے صحیح طریقے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے، درازی عمر کے وجوہ وغیرہ سب درج ہیں۔ نیز ایسے ایسے عجیب نسخہ جات درج ہیں کہ جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہ مل سکے۔ قیمت ۸؍

(تصانیف حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑی)

(۸۲۸)

کنز المجربات } اس میں وہی نسخہ جات درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ کتابی نہیں بلکہ صدری سنیاسی ہیں اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۵۰۳ صفحات قیمت بے جلد ۱۲؍ - مجلد عا؍ - حصہ دوم بے جلد ۱۲؍ - مجلد عا؍

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

خواص بادام قیمت ۴؍، خواص پیاز قیمت ۵؍، خواص گھیکوار قیمت ۹؍، خواص پھٹکڑی قیمت عہ خواص برگد قیمت ۴؍، خواص پیپل قیمت ۴؍، خواص آک قیمت عہ خواص انار قیمت ۴؍، خواص ریٹھا قیمت ۶؍، خواص سونف ۸؍، خواص کیکر ۴؍، خواص نیم ۴؍، خواص لیموں ۶؍، خواص کشنیز ۳؍، خواص ہلدی ۴؍، خواص نمک ۳؍، خواص ارنڈ ۲؍، خواص دھتورہ ۶؍، خواص دودھ ۱۲؍، خواص تربوز ۲؍، خواص گاجر ۴؍، خواص مولی ۵؍، خواص مرچ ۳؍، خواص گھی ۴؍، خواص لہسن ۴؍، خواص ستیاناسی ۶؍، خواص اندرائن ۳؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی استاد التفسیر جامعہ ملیہ دہلی

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسےٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ اور اعمال فاسدہ کی اس زمانہ کے ان نام نہاد ارباب تصوف و احسان کے یقینات واہیہ اور اعمال شنیعہ کے ساتھ تطبیق دی گئی ہے۔ جو صحیح راہ سلوک و احسان سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ حجم ۳۱۸ صفحات۔ کاغذ ولائتی۔ قیمت عہ

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ ضروریات و احتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔ اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جن سے مسلمان دور جا پڑے ہیں۔ یعنی تفسیر ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے اور انہیں ذلت و نامرادی کی جانگسل زنجیروں سے آزاد کرنے کی ایک زبردست تحریک ہے۔ قیمت ۶ا

سبیل الرشاد اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے۔ جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور عہد جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا۔ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا اور کس طریق سے یہ تمام امور طے ہوتے تھے ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملے گی۔ کاغذ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

بصائر اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور ایسی تصویر کھینچی ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ لیاتین علیٰ امتی ما اتیٰ علیٰ بنی اسرائیل والی پیشگوئی کے پورا ہونے کی پوری تصدیق ہے۔ کاغذ، کتابت، اور طباعت عمدہ ہے۔ قیمت ۶ر

عبرت احسن القصص یعنی سورہ یوسف کی تفسیر۔ نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ کاغذ دبیز چکنا ضخامت ۱۰۰ صفحات۔ سائز $\frac{20 \times 26}{16}$۔ قیمت عہ۔

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر۔ جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اس پارے میں چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں جن کو مسلمان پنجگانہ نمازوں میں تلاوت کرتے ہیں۔ اس لئے اس پارے کی تفسیر کا جاننا ہر مسلمان کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب، کاغذ دبیز سفید چکنا ضخامت ۲۷۲ صفحات۔ سائز $\frac{20 \times 26}{16}$۔ قیمت ۶ر

ہمارے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔ کاغذ دبیز سفید چکنا۔ قیمت ۵ر (پانچ آنے)

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ امام خاں صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کئے ہیں۔ قیمت عہ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ سائز $\frac{20 \times 26}{16}$

ملنے کا پتہ:- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خلفائے اربعہ آنحضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے حالات اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسان اور مختصر پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ چھوٹے بچوں کے لئے تحفہ ہے۔ کیونکہ اسلامی تاریخ کے اس علم زریں سے ان کو واقفیت حاصل کرانا ضروری امر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ بہت عمدہ ہے۔ سائز $\frac{20 \times 26}{16}$۔ ضخامت ۱۸۲ صفحات۔ قیمت ۱۰ر

ملنے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲